روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 28 فروری 2013ء، 17 ربیع الثانی 1434 ہجری 28 تبلیغ 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 48

غریبوں کا مال

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجتے ہوئے فرمایا:۔

زکوٰۃ وہ مبارک ٹیکس ہے جو قوم کے غنی اور دولت مند لوگوں سے وصول کیا جاتا ہے اور قوم کے غریب اور حاجتمند لوگوں کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب وجوب الزکوٰۃ حدیث نمبر:1308)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رسول کریم ﷺ کی قرآن شریف کی تعلیم کے مطابق تحفہ قبول کر کے جواب میں حسب حال بہتر تحفہ دینے کی کوشش فرماتے تھے۔ اسی سلسلہ میں ایک خوبصورت واقعہ ربیعہ بنت معوذؓ بیان کرتی ہیں کہ میرے والد نے مجھے تازہ کھجوروں کا ایک طشت اور کچھ ککڑیاں دے کر حضورؐ کی خدمت میں تحفہ پیش کرنے کے لیے بھجوایا۔ نبی کریم ﷺ کو چھوٹی ککڑیاں بہت پسند تھیں۔ اس زمانہ میں آنحضور ﷺ کے پاس بحرین کے علاقے سے کچھ زیورات آئے ہوئے تھے۔ آپؐ نے مٹھی بھر زیور ربیعہؓ کو عطا فرمایا۔ دوسری روایت میں ذکر ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دونوں ہاتھ بھر کر سونے کا زیور ربیعہؓ کو دیا اور فرمایا یہ زیور پہن لو۔ (مجمع الزوائد ھیثمی ج9 ص13 بیروت)

ایک دفعہ نبی کریمؐ نے ایک اونٹ کسی سے بطور قرض لیا واپس کرتے وقت اس سے اچھا اونٹ لوٹایا اور فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو ادائیگی میں بہتر طریق اختیار کرتے ہیں۔ (ترمذی ابواب البیوع باب استقراض البعیر)

اسی طرح حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے مجھ سے قرض لیا اور واپس کرتے ہوئے بڑھا کر عطا فرمایا۔

(بخاری کتاب الاستقراض باب حسن القضاء)

رسول کریم ﷺ جب کسی سے قرض لیتے تو واپس کرتے ہوئے زیادہ عطا فرماتے ایک دفعہ ایک یہودی نے واپسی قرض کا تقاضا ذرا سختی اور گستاخی سے کیا۔ حضرت عمرؓ نے جواباً کچھ سخت سست کہا تو آپؐ نے منع فرمادیا اور انہیں حکم دیا کہ قرض بھی ادا کریں اور کچھ زیادہ بھی دے دیں۔

(مستدرک حاکم کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر اسلام زید بن سعنہ جلد3 ص404 مکتبۃ النصر الحدیثۃ الریاض)

رسول اللہ ﷺ کی عطا اور بخشش کی ایک نرالی شان جو اور کہیں نظر نہیں آتی یہ ہے کہ آپؐ کی عطا کے سلسلے آپ کی وفات کے بعد بھی جاری رہے جس کی ایک مثال جابرؓ بن عبداللہؓ کا یہ واقعہ ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر بحرین سے مال آیا تو میں آپ کو ایسے، ایسے اور ایسے دوں گا (یعنی بہت دوں گا) پھر نبی کریم ﷺ بحرین کا مال آنے سے پہلے ہی وفات پا گئے۔ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں وہ مال آیا۔ انہوں نے اعلان کروایا کہ کسی کا نبی کریم ﷺ کے ذمہ قرض یا وعدہ ہو تو وہ آکر لے۔ میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ مجھ سے رسول کریم ﷺ نے مال بحرین آنے پر اس اس طرح دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے دونوں ہاتھ بھر کر مجھے درہم عطا فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ اب ان کو شمار کرو۔ وہ پانچ سو درہم نکلے۔ آپ نے فرمایا اس سے دگنے (یعنی ایک ہزار) مزید لے لو (تا کہ رسول اللہؐ کا وعدہ تین مرتبہ دینے کا پورا ہو جائے)۔ (مسلم کتاب الفضائل)

تجارت میں دیانت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"لوگ محنت نہیں کرتے اور تجارت کا علم حاصل نہیں کرتے اور ناجائز وسائل سے اپنی دکان چلانا چاہتے ہیں...... ہوشیار آدمی ہوشیاری سے کام کرتا اور کامیاب ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہوشیاری کے ساتھ دیانت بھی شامل ہو جائے تو پھر یہ بہت اعلیٰ درجہ کی بات ہوتی ہے۔ اگر ہوشیاری نہ ہو بلکہ سستی ہو تو پھر کامیابی مشکل ہے اور پھر فائدہ اُٹھانے کی خواہش ایک مخفی بددیانتی ہے۔" (خطبات محمود جلد 7 صفحہ 308)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ:: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

یوم تحریک جدید

۞ امراء وصدر صاحبان جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ سال رواں کا پہلا یوم تحریک جدید 5۔ اپریل 2013ء بروز جمعۃ المبارک منانے کا اہتمام فرمائیں جس میں مطالبات تحریک جدید پر خصوصی توجہ دلائی جائے اور اس کی رپورٹ سے وکالت دیوان کو مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا معین ومددگار رہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

یورولوجسٹ کی آمد

۞ مکرم ڈاکٹر مظفر احمد چوہدری صاحب یورولوجسٹ U.K سے تشریف لا رہے ہیں۔ موصوف مورخہ 4 مارچ 2013ء سے دو ہفتوں تک ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ وعلاج معالجہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعل راہ

قرض کے تقاضے اور ادائیگی کی تعلیم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معیّن مدت تک کے لئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔

(البقرۃ:283)

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بے چینیوں اور پریشانیوں سے نجات دے تو اسے چاہئے کہ وہ تنگدست مقروض کو وصولی میں سہولت دے یا قرض میں سے کچھ حصہ معاف کر دے۔

(صحیح مسلم کتاب المساقات والمزارعۃ باب فضل انظار المعسر)

ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھ پر بڑا قرض ہے۔ دعا کیجئے۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا۔

توبہ استغفار کرتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ جو استغفار کرتا ہے اُسے رزق میں کشائش دیتا ہے۔ پھر پوچھا کہ اتنا قرض کس طرح چڑھ گیا؟ اس نے کہا بہت سا حصہ سُود ہی ہے۔ فرمایا: بس پھر تو شامت اعمال ہے۔ جو شخص اللہ کے حکم کو توڑتا ہے اسے سزا ملتی ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 434)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

اگر کوئی ایسا آدمی ہے جو مصیبت میں ہے تو اُسے قرض بیشک دو۔ یہ اچھا کام ہے مثلاً کوئی آٹے والا ہے یہ کسی غریب اور مفلس کو آٹا قرض دیتا ہے تو قابل تعریف ہے کیونکہ وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی کپڑے والا کسی ایسے آدمی کو کپڑا قرض دیتا ہے جو کمانے والا ہے تو وہ قابل شکریہ ہے اس کا قرضہ اگر وہ ادا نہ کر سکے تو دوسروں کا فرض ہے کہ اس کی جگہ ادا کر دیں اسی طرح اگر کوئی اور ضروری چیز قرض دیتا ہے تو اچھا کرتا ہے۔ (خطبات محمود جلد 5 صفحہ 7)

فرمایا: اسلام نے تو یہ رکھا ہے کہ ایک طرف تو امراء پر ٹیکس لگا دیا جس سے غرباء کی امداد کی جا سکتی ہے اور دوسری طرف یہ کہا کہ جب ٹیکس سے بھی کسی غریب کی ضرورت پوری نہ ہو تو جو اس کے دوست واقف کار یا محلے والے ہوں وہ اسے قرض حسنہ دیں۔ (خطبات محمود جلد 15 صفحہ 45)

نیز فرمایا: میرے پاس جس قدر مالی جھگڑے آتے ہیں، ان میں سے ننانوے فیصدی ایسے ہوتے ہیں جن میں مجھے نظر آ رہا ہوتا ہے کہ مقروض قرض واپس کرنے سے گریز کر رہا ہوتا ہے اور ایک فیصدی جھگڑا میرے سامنے ایسا آتا ہے جس میں مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرضہ دینے والا مطالبہ میں سختی کر رہا ہے مگر ننانوے فیصدی وہ لوگ ہوتے ہیں جو قرضہ لیتے ہیں اور پھر واپس نہیں کرتے بلکہ گریز کرتے اور قرض دینے والے کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

(خطبات محمود جلد 15 صفحہ 46)

پھر آپ فرماتے ہیں: ایسا انسان جو واقعہ میں تنگی میں ہو اور مالی مشکلات کی وجہ سے روپیہ ادا نہ کر سکتا ہو، میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی معقول پسند انسان یہ کہے کہ مجھے اس سے روپیہ دلوا دیجئے۔ ......لیکن جو میری نظر میں کیس آتے ہیں وہ ننانوے فیصدی ایسے ہوتے ہیں کہ قرض لینے والے کا حق ہی نہیں ہوتا کہ قرض لے۔...... میرے نزدیک جو شخص اس حالت میں قرض لیتا ہے جبکہ اسے کہیں سے روپیہ آنے کی امید نہیں ہوتی اور دوسرے پر اپنی غربت کا اثر ڈال کر اس سے روپیہ کھینچ لیتا ہے وہ دھوکے باز اور فریبی ہے۔......قرض وہ ہوتا ہے جس کے ادا کرنے کی ہمت ہو۔ جب ہمت ہی نہ ہو تو پھر قرض کے نام سے روپیہ لینا قرض نہیں بلکہ ٹھگی ہے۔

(خطبات محمود جلد 15 صفحہ 46 تا 48)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

یہ بیماری بعض لوگوں میں پائی جاتی ہے کہ یہاں (یعنی جلسہ پر انگلستان) آتے ہیں مہمان بھی بنتے ہیں اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ جی اگر آپ ہمیں ہزار پاؤنڈ دے دیں تو ہم آپ کو واپس جا کر بھجوا دیں گے آپ فکر نہ کریں۔ یہ ضرورت پیش آ گئی، وہ ضرورت پیش آ گئی ہے۔ اس کے بعد پھر نہ وہ چٹھیوں کا جواب دیتے ہیں نہ ان کا پتہ لگتا ہے کہ کہاں غائب ہو گئے۔......بعض لوگوں نے قرض لے کر دیئے لوگوں سے، بینکوں سے اور جانے والا بھول گیا۔

(خطبات طاہر جلد 5 صفحہ 466، 467)

ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

جب قرض بلا ضرورت لیا جاتا ہے تو، اس کو یہ کہنا چاہئے کہ وہ ایک شیطانی چکر میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر گھروں کا سکون برباد ہوتا ہے۔ قرضوں کے بعد جو حالت ہوتی ہے اس سے طبیعتوں میں چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ میاں بیوی بچوں کے تعلقات خراب ہو رہے ہوتے ہیں۔ گھروں میں ظلم ہو رہے ہوتے ہیں تو ایک عارضی خوشی کی خاطر وہ اپنے آپ کو مشکلات میں گرفتار کر لیتے ہیں چاہے بغیر سود کے ہی قرض لے کر کر رہے ہوں لیکن سود کا قرض لینا تو بالکل ہی لعنت ہے۔ (خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 247)

اللہ تعالیٰ ہمیں سچے دل سے استغفار کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ اس کے ذریعہ ہمارے رزق میں کشائش پیدا ہو اور ہم ہر قسم کے قرض سے محفوظ رہیں۔ آمین

سرائے خام

دُنیا کی حِرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں
نقصاں جو ایک پیسہ کا دیکھیں تو مرتے ہیں

زر سے پیار کرتے ہیں اور دِل لگاتے ہیں
ہوتے ہیں زر کے ایسے کہ بس مر ہی جاتے ہیں

جب اپنے دلبروں کو نہ جلدی سے پاتے ہیں
کیا کیا نہ اُن کے ہجر میں آنسو بہاتے ہیں

پر اُن کو اُس سجن کی طرف کچھ نظر نہیں
آنکھیں نہیں ہیں کان نہیں دل میں ڈر نہیں

اُن کے طریق و دھرم میں گو لاکھ ہو فساد
کیسا ہی ہو عیاں کہ وُہ ہے جُھوٹ اعتقاد

پر تب بھی مانتے ہیں اُسی کو بہر سبب
کیا حال کر دیا ہے تعصب نے، ہے غضب

دل میں مگر یہی ہے کہ مرنا نہیں کبھی
ترک اس عیال و قوم کو کرنا نہیں کبھی

اے غافلاں وفا نہ کند ایں سرائے خام
دنیائے دوں نماند و نماند بہ کس مدام

درثمین

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم بشیر الدین کمال صاحب

آنحضرت ﷺ کا ذکر ہمیشہ بلند رہے گا

خداتعالیٰ فرماتا ہے:

پس وہ ایک رستے پر چل پڑا۔ یہاں تک کہ جب وہ سورج کے غروب ہونے کی جگہ تک پہنچا اس نے اسے ایک بدبودار کیچڑ کے منبع میں غروب ہوتے دیکھا اور اس کے پاس ہی ایک قوم کو پایا۔ ہم نے کہا اے ذوالقرنین چاہے تو عذاب دے اور چاہے تو ان کے معاملہ میں اچھا رویہ اختیار کر۔

(سورۃ الکھف آیات 87,86)

خداتعالیٰ نے قرآن کریم میں اس طرح پیشگوئی فرمادی کہ مغربی اقوام جو گدلے چشمہ کے نزدیک پائی گئیں وہ آنحضرت ﷺ کے سورج کو اپنے بودے اعتراضات، کارٹونوں اور فلموں سے گدلا کرنے کی کوشش کریں گی اور سورج کو گدلے چشمہ میں ڈبونے کی کوشش کریں گی۔ تب ذوالقرنین ان اعتراضات وغیرہ کا دفاع کرے گا اور ان کو دندان شکن جواب دے گا اور محمد رسول ﷺ جو بطور سورج کے ہیں ان کے ذکر کو بلند رکھے گا اور اس سورج کو گدلے چشمہ میں ڈوبنے سے بچائے گا اور اس کو (ذوالقرنین) کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ چاہے تو ان کو سزا دے یا ان کے حق میں احسان کا طریق اختیار کرے۔

اس طرح بھی اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ ﷺ کے ذکر کو بلند رکھنے کی ذمہ داری پوری کرے گا۔

اس آیت میں یہ پیشگوئی بھی پائی جاتی ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ مغربی اقوام دین حق اور محمد رسول اللہ پر حملے کریں گی جو کہ آج پوری ہو رہی ہے۔

آنحضرت ﷺ کی بعثت کے ساتھ ہی آپ کے لئے دکھوں اور مصیبتوں کے پہاڑ کھڑے کر دیئے گئے۔ یہاں تک کہ کفار مکہ نے آپ پر کیا کیا ظلم نہ ڈھائے۔ یہاں تک کہ آپ کو ختم کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ سفر طائف کا واقعہ دیکھ لیں۔ شعب ابی طالب میں اڑھائی سے 3 سال تک محصور رہے۔ پھر ہجرت کی رات آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ جبکہ کئی آدمی تلواریں لے کر کھڑے کر دیئے گئے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان میں سے ہوتے ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر لٹا کر ہجرت کر گئے اور جب صبح کفار مکہ کو پتہ چلا تو وہ سر پکڑ کر رہ گئے۔ پھر ہجرت کے موقع پر جس غار میں آپ نے پناہ لی اس کے آگے مکڑی نے جالا بن دیا۔ کفار یہ جالا دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے کہ محمد رسول اللہ ﷺ یہاں کیسے داخل ہو سکتے ہیں۔ جبکہ غار کے منہ کے آگے مکڑی نے جالا بن دیا ہے۔ پھر جب مدینہ ہجرت کر گئے پھر بھی آپ کو اور دین حق اور آپ کے ذکر کو ختم کرنے کے لئے کفار مکہ نے مدینہ پر چڑھائی کر دی اور اس طرح کئی جنگیں لڑی گئیں جبکہ ہر موقع پر قلیل تعداد میں ہونے کے باوجود بھی فتوحات حاصل ہوئیں۔ اس طرح نہ صرف دین حق سربلند رہا بلکہ آپ کا ذکر اور آپ کا وجود مبارک بھی سربلند رہا۔ تاریخ ایسے بہت سے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ ان تمام حالات میں عسر میں بھی اور یسر میں بھی آپ کے اخلاق فاضلہ کا ظہور ہوتا رہا جو آپ کے نہ صرف ذکر کو بلند کرنے کا موجب ہوئے بلکہ جن پر عمل کر کے خداتعالیٰ کا قرب حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

مومن کو جب دنیاوی طور پر نقصان پہنچتا ہے تو وہ اس کی تباہی کا موجب نہیں ہوتا بلکہ اس کی ترقی کا موجب بن جاتا ہے۔ رسول کریم ﷺ کو اگر کفار نے گالیاں دیں آپ کی عزت و آبرو پر حملہ کیا وطن سے نکالا اور قسم قسم کی نہ صرف ایذائیں دیں بلکہ ایذائیں ایجاد کیں تو کیا اس سے اشاعت اسلام میں کوئی روک واقع ہوگئی۔

(الفضل 19 نومبر 2012ء ص5)

خداتعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک اور ذکر کا تذکرہ فرمایا ہے۔ جیسے فرماتا ہے ''یقیناً ہم نے ذکر (قرآن کریم) کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا ذکر، قرآن کریم کا ذکر، دین حق کا ذکر یہ سب لازم و ملزوم ہیں۔

دشمنان دیں دین حق اور محمد رسول اللہ ﷺ پر پے در پے حملے کرتے رہے۔ اس ضمن میں ایک عالم دین فرماتے ہیں:۔

یہ وہ دور تھا جب اسلام ہر طرف سے نرغہ اعداء میں تھا اور ہر مذہب و ملت کے علمدار اس آسمانی مشعل کو بجھانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے تھے۔ اسلام کا دل اپنوں کے سلوک سے پارہ پارہ اور سینہ دشمنوں کے تیروں سے چھلنی ہو چکا تھا۔ ایسے تاریک و تار وقت میں ضرورت تھی کہ خدا کی تجلیات کا سورج اس کے کسی پاک بندے کے افق قلب سے طلوع ہو کر دنیا میں اجالا کر دے اور دین کو ایک نئی زندگی عطا کرے اور تمام باطل عقیدوں اور جھوٹے مذاہب کا استیصال کر کے دنیا میں توحید رب کریم اور عظمت خیر الانام ﷺ کو قائم کرے۔

(الفضل 19 نومبر 2012ء ص5)

ان حالات میں اللہ تعالیٰ اس ذکر کی حفاظت کے لئے ہر صدی پر اپنے وعدہ کے مطابق مجدد دین بھیجتا رہا۔ جو اپنے علم کے مطابق دفاع کرتے رہے۔ اس ضمن میں ایک عالم دین فرماتے ہیں:

چنانچہ خدا نے آج بھی ضرورت کے وقت اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور اپنے ایک بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور آہنی برکات خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم بہرہ کامل بخش کر شیطانی لشکروں کا مقابلہ کرنے کے لئے بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور روحانی معارف اور دقائق کا اسلحہ ساتھ دیا۔ تا اس آسمانی پتھر کے ذریعے وہ موم کا بت توڑا جائے جسے سحر فرنگ نے تیار کیا تھا۔

حضرت مسیح موعود اپنی تصنیف براہین احمدیہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

سب طالبان حق پر واضح ہو جو مقصود اس کتاب کی تالیف سے جو موسوم بالبراہین الاحمدیہ علیٰ حقیقت کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ ہے۔ یہ ہے جو دین (-) کی سچائی کے دلائل اور قرآن مجید کی حقیقت کے براہین اور حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی صدق رسالت کے وجوہات سب لوگوں پر بوضاحت تمام ظاہر کئے جائیں اور نیز ان سب کو جو اس دین متین اور مقدس کتاب اور برگزیدہ نبی سے منکر ہیں ایسے کامل اور معقول طریق سے ملزم اور لاجواب کیا جائے جو آئندہ ان کو بمقابلہ اسلام کے دم مارنے کی جگہ باقی نہ رہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 23)

(روزنامہ الفضل 19 نومبر 2012ء ص5)

چنانچہ اس کتاب نے منصۂ شہود پر آتے ہی ایک طرف تو مخالفین حق کے کیمپ میں زبردست کھلبلی مچا دی اور اس نے مذاہب عالم میں زبردست تہلکہ مچا دیا اور دوسری طرف اہل حق کو نئی زندگی کا پیغام دیا اور بڑے بڑے اہل علم لوگوں نے اس پر شاندار تبصرے کئے۔ یہاں پر صرف ایک تبصرہ پیش خدمت ہے۔

حضرت صوفی احمد جان صاحب لکھتے ہیں:

یہ کتاب مشرکین و مخالفین (دین حق) کی بیخ و بنیاد کو اکھاڑتی ہے اور اہل (دین حق) کے اعتقادات کو ایسی قوت بخشتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور (دین حق) کیا نعمت عظمیٰ ہے اور قرآن شریف کیا دولت ہے اور دین محمدی کیا صداقت ہے۔ (تاثرات قادیان ص25)

(الفضل مورخہ 19 نومبر 2012ء ص6)

حضرت مسیح موعود نے آنحضرت ﷺ کا ایسا ذکر بلند فرمایا جس کی مثال ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی اور یہ آپ کا ہی حصہ تھا۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کے ذکر کے سلسلہ میں اردو، فارسی، عربی میں نہ صرف نثر میں بلکہ نظم میں بھی آپؐ کا عدیم المثال ذکر بلند فرمایا۔ اس ضمن میں آپ کی کتابیں آپؐ کے ذکر سے بھری پڑی ہیں۔ یہاں پر صرف چند اشعار بطور نمونہ کے درج ہیں۔

آپ فارسی نظم میں فرماتے ہیں:

دگر استاد را نامے نہ دانم
کہ خواندم در دبستان محمد

میں کسی اور استاد کا نام نہیں جانتا۔ میں تو محمد رسول اللہ ﷺ کے مدرسہ سے پڑھا ہوا ہوں۔

اردو نظم میں فرماتے ہیں:۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

مصطفیؐ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

ربط ہے جان محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

پھر فرماتے ہیں:

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

پہلے تو رہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے

پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے

وہ آج شاہ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثناء یہی ہے

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

حضرت مسیح موعود نے آنحضرت ﷺ کا بہت عمدہ اور پیارے الفاظ میں ذکر بلند کیا۔ جس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ آپ نے رسول اللہؐ کی مدح میں ایک لمبا عربی قصیدہ لکھا جس کے کچھ شعروں کا یہاں پر صرف اردو ترجمہ تحریر کیا جاتا ہے۔ آپ

باقی صفحہ 5 پر

ابنِ کریم

تلاوت قرآن محبت قرآن کی علامت ہے

قرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا
قرآن دل کی قوت قرآن ہے سہارا

پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود عین وعدہ کے وقت آئے اور وہ ایسا تاریک زمانہ تھا کہ گویا قرآن کریم بزبان حال سے یہ فریاد بارگاہ الٰہی میں کرر ہا تھا کہ یا الٰہی یہ کیسا نازک وقت مجھ پر اور دین پر آ گیا ہے کہ مجھے مہجور کی طرح چھوڑ دیا گیا ہے اور قارئین یہ ایک فرضی بات نہیں بلکہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جسے ہر صاحب فکر ونظر نے محسوس کیا کہ یہ وقت واقعی قرآن کریم پر بڑا نازک اور تاریک دور ہے جب قرآن کریم کے مضامین اور حقائق ومعارف کو لوگوں نے یکسر نظر انداز کر دیا ہے چنانچہ آیئے دیکھئے ایک غیر از جماعت صاحب فکر جنہیں سیدنا حضرت مسیح موعود کا عرفان تو نصیب نہ ہوا لیکن قرآن کی اس زمانہ میں مہجوری حالت کو تو ان کے دل نے بھی محسوس کیا چنانچہ اپنے اشعار میں لوگوں کی قرآن کریم سے بے توجہی کا تذکرہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں۔

قرآن کی فریاد

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں، آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں، دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں
جزدان حریر و ریشم کے، اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے، خوشبو میں بسایا جاتا ہوں
جس طرح طوطا مینا کو کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں، اس طرح سکھایا جاتا ہوں
جب قول وقسم لینے کے لئے تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے ہاتھوں پہ اٹھایا جاتا ہوں
دل سوز سے خالی رہتے ہیں آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو میں اک اک جلسہ میں پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں
نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے سچائی سے بڑھ کر دھوکا ہے
اک بار ہنسایا جاتا ہوں سو بار رلایا جاتا ہوں
یہ مجھ سے عقیدت کے دعوے، قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں ایسے بھی ستایا جاتا ہوں
کس بزم میں مجھ کو بار نہیں کس عرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی میں اکیلا رہتا ہوں مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

(علامہ ماہر القادری)

اور دوسری طرف دیکھئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود جنہوں نے پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ میں خدمت قرآن کا عظیم الشان بیڑا اٹھایا۔

قرآن کریم کی خوبیاں

اور تاثیرات

حضرت مسیح موعود برکات الدعا روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 34 میں فرماتے ہیں۔

مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین (۔) کی تجدید اور تائید کیلئے بھیجا ہے تا کہ میں اس پر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام دشمنوں کو جو (۔) پر حملہ کر رہے ہیں ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔

نیز اپنی تصنیف حجۃ الاسلام روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 53,52 میں فرماتے ہیں۔

یہ عاجز تو محض اس غرض کیلئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دنیا کے مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے۔

مزید پر شوکت الفاظ سنئے۔ فرماتے ہیں۔

خداوند تعالیٰ نے اس احقر عباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف وحقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 596)

اور پھر جب اس مہدی معہود کے ذریعہ قرآنی حقائق ومعارف کی تاثیرات کا سعید روحیں شکار ہونا شروع ہوئیں تو ان قرآنی تاثیرات کے عالمگیر نظارے دنیا نے دیکھے اور جہاں اس امام الزمان کی برکات دنیا پر نازل ہو رہی ہیں وہاں قرآنی انوار بھی پاک دلوں پر نازل ہو کر ان کو حلقہ بگوش احمدیت کر رہے ہیں اور یہ اس بات پر دال ہیں کہ ہمارا قرآن کریم سے کوئی چند روزہ تعلق نہیں ہے صرف خاص مہینوں میں ہم اس کی تلاوت نہیں کرتے یا صرف تھوڑے دنوں ہی اس سے حظ نہیں پاتے بلکہ یہ ہماری روح کی غذا ہے اور یہ ہمارے لئے لائحہ عمل ہے اور ہمارے لئے برکتیں اور نور لاتا ہے۔ چنانچہ ایک نہایت ہی بزرگ جرمن احمدی مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش مرحوم کے قبول احمدیت کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

کہتے ہیں کہ میں نے (۔) قبول کس طرح کیا؟ اس کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن اپنی والدہ کے گھر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک سفید روشنی کندھے کے اوپر سے نکل کر کتابوں کی الماری کی طرف جاتی ہوئی نظر آئی جس میں سینکڑوں کتابیں ترتیب سے پڑی ہوئی تھیں۔ وہ روشنی ایک کتاب پر آ کر رک گئی۔ آپ نے جب اٹھا کر اس کتاب کو دیکھا تو وہ جرمن ترجمہ قرآن تھا۔ آپ قرآن کریم کو اپنے ہاتھوں میں لے کر پڑھنے لگے اور قرآن میں کچھ حصہ پڑھنے کے ساتھ ہی آپ کو یقین ہو گیا کہ خدا تعالیٰ اپنی کتاب کے ذریعے بول رہا ہے اور یہ کتاب سچی ہے اور مجھے اسے قبول کر لینا چاہئے۔ چنانچہ (۔) قبول کر لیا۔ یہ خیال آتے ہی پھر اس کے بعد (بیت الذکر) کی تلاش شروع کر دی اور (بیت) نور کا ان کو پتہ لگ گیا۔ اس طرح جماعت سے رابطہ ہوا۔

(روزنامہ الفضل 15 فروری 2011ء)

اب دیکھیں کس طرح قرآن کریم نور کی شکل میں روشنی کے میناروں کے ذریعہ دلوں میں اتر رہا ہے اور اس کی محبت بھی بڑھ رہی ہے اور اس پر عمل کا جائزہ بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے مگر یہ سب خلافت کے نور کے طفیل ہے اب قارئین ملاحظہ فرمائیں حضور انور ہی کے ایک خطبہ جمعہ میں سے ایک عاشق قرآن کا تذکرہ جو حضور ہی کے الفاظ مبارکہ میں کچھ اس طرح ہے اور یہ ذکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خسر محترم حضرت سید داؤد مظفر شاہ صاحب کا ہے۔ حضور پر نور ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قرآنِ کریم سے بھی اُن کو ایک عشق تھا۔ روزانہ کئی سپارے پڑھ جاتے تھے۔ پانچ چھ سپارے کم از کم، بلکہ بعض دفعہ سات آٹھ۔ اور اس وجہ سے ایک بڑا حصہ یاد بھی تھا۔ مجھے ایک دفعہ رمضان میں کہنے لگے کہ نظر کمزور ہو رہی ہے، آنکھوں پر بڑا بوجھ پڑتا ہے، اب میں زیادہ قرآنِ کریم پڑھ نہیں سکتا جس کی مجھے بڑی تکلیف ہے، تو مَیں نے اپنے خیال میں بڑی دور کی چھلانگ لگا کر کہا کیا فرق پڑتا ہے ایک دو سپارے تو آپ اب بھی پڑھ ہی لیتے ہوں گے۔ تو کہتے ہیں نہیں ابھی بھی اس حالت میں بھی مَیں تین چار سپارے تو پڑھ ہی لیتا ہوں۔ تو یہ تھا قرآنِ شریف سے اُن کا عشق۔ جب مَیں نے کہا اتنا پڑھ لیتے ہیں پھر کیا حرج ہے۔ لیکن بے چینی یہ تھی کہ رمضان میں تو ہر وقت قرآنِ کریم مطالعہ میں رہنا چاہئے۔ اور آخری عمر میں دو تین سال پہلے تک جیسا کہ مَیں نے کہا نظر کی کمزوری کی وجہ سے بالکل پڑھ ہی نہیں سکتے تھے پھر، جو یاد حصہ ہوتا تھا وہ پڑھتے تھے بلکہ سارا ہی یاد تھا۔ لیکن اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ اپنے پیار کا عجیب سلوک فرمایا۔ اپنے پوتے کو ایک دن کہنے لگے کہ قرآنِ کریم دیکھ کے تو مَیں پڑھ نہیں سکتا لیکن جب مَیں پڑھتا ہوں، یاد حصہ پڑھنا شروع کرتا ہوں اور جہاں بھول جاتا ہوں وہاں کوئی فرشتہ آ کے مجھے وہ حصہ یاد کروا جاتا ہے، پڑھا جاتا ہے، دوہراتا ہے اور مَیں پیچھے دوہرا دیتا ہوں۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل 12؍ اپریل 2011ء)

حضرت مسیح موعود نے جس انداز سے قرآن کریم کی محبت دلوں میں بٹھائی ہے اس کے نظارے دنیا کے ہر خطے میں رہنے والے احمدیوں کے عشق قرآن کی صورت میں نظر آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کا وہ پر معارف ارشاد وذہن میں گونجنے لگ جاتا ہے جس میں فرماتے ہیں۔

جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 13)

اور پھر ایک اور انداز سے سمجھاتے ہوئے ایک شعر میں کچھ اس طرح فرماتے ہیں۔

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

اسی وجہ سے آپ کے پیروکاروں میں نسل در نسل یہ بات راسخ ہوتی چلی جا رہی ہے کہ بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے۔

اور اس لئے ان سب کی تان یہیں ٹوٹتی ہے کہ ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو قرآن کریم سے قرآن کریم کی تلاوت سے اور قرآن کریم کی حفاظت یعنی حفظ قران کی اہمیت ہو۔ ذرا سنئے ایک عاشق قرآن مکرم ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب کے بارہ میں ان کے بیٹے کیا لکھتے ہیں۔ یہ مضمون روزنامہ الفضل 4 جون 2011ء میں چھپا ہے۔

ان کو قرآن سے بے پناہ عشق تھا۔ بچپن میں ان کے والد صاحب محترم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب ابو کو ایک باغ میں لے گئے اور اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ ابو قرآن مجید حفظ کریں۔ نیز ابو کے نانا مرحوم جی۔ ایم۔ ابراہیم صاحب نے ابو کی پیدائش سے قبل دعا کی تھی کہ بیٹا حافظ قرآن بنے۔ اپنے والد صاحب کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے ابو ہر روز اپنے گھر کے Basement میں جا کر قرآن کریم حفظ کرتے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دس بارہ سال کے عرصہ میں قرآن پاک حفظ کر لیا۔

تلاوت قرآن کریم کی برکت

ہمارے سلسلہ کے ایک دیرینہ خادم اور بزرگ مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب کاہلوں سابق ناظم تشخیص جائیداد اپنی خود نوشت ’’میرے

پیارے والدین" میں لکھتے ہیں۔

میرے والد صاحب کو قرآن کریم سے بڑی محبت تھی۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا میں نے انہیں باقاعدگی سے صبح قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے پایا بلکہ بچپن میں میں بعض دفعہ ان کی تلاوت کے درمیان میں ہی بیدار ہوتا وہ بہت ٹھہر ٹھہر کر اور بلند آواز میں تلاوت کیا کرتے تھے جب تفسیر صغیر شائع ہوئی تو آپ کی یہ عادت رہی کہ نماز کے بعد یا بعض دفعہ اپنے رقبے سے چکر لگانے کے بعد صبح بلند آواز سے تلاوت کرتے اور ساتھ ہی ساتھ اردو ترجمہ بھی پڑھتے جاتے اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ کوئی نہایت لذیذ غذا مزے لے لے کر کھا رہے ہیں اور یہ سلسلہ کافی دیر تک رہتا پھر قرآن کریم کے بعض مقامات پر ٹھہر کر اس کے مطالب پر غور کرتے بہت انوکھے نکتے نکالتے اور پھر بعض دفعہ کسی صاحب علم سے ان قرآنی معارف کے بارے میں تبادلہ خیال بھی فرماتے۔

اور ان مندرجہ بالا چند ایمان افروز قرآنی تاثیرات اور قرآن کریم سے محبت کے نظاروں کے بعد آخر میں ایک اور عظیم الشان بزرگ ہستی کا ذکر بھی کرتا ہوں۔ یعنی حضرت صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ جو ہمارے محبوب امام عالی مقام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی والدہ ماجدہ تھیں آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 5/اگست 2011ء میں حضور انور نے بالخصوص اس امر کا اظہار فرمایا کہ ان کی عبادات اور قرآن کریم سے محبت اور گھنٹوں تلاوت کرنا ان کی مبارک زندگی کا ایک نمایاں پہلو تھا اور آپ صبح تلاوت کے علاوہ اپنے گھریلو مشاغل سے فارغ ہو کر 11,10 بجے دن دوبارہ کافی وقت تلاوت فرمایا کرتی تھیں۔

ان چند پاکیزہ نمونوں سے یہ بات عرض کرنا مقصود ہے کہ ہمیں خود بھی بکثرت قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ کرنا ہوگی اور اپنی نسلوں کو بھی اس زندگی بخش جام کی طرف راغب کرنا ہوگا اور خدا کرے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود کے عشق قرآن کا پرتو روئے زمین پر بسنے والے ہر احمدی کے وجود میں نظر آئے وہ عشق قرآن جس کا آپ نے یوں اظہار فرمایا ہے۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

عظمت اور بزرگی اپنے کلام کی لوگوں پر ظاہر فرمادے

حضرت مسیح موعود کے ایک مکتوب 1885ء سے روح پرور اقتباس:۔

"فی الحقیقت (-) کی عجیب نازک حالت ہو رہی ہے۔ جس عظمت اور بزرگی کو خدا اور رسول میں ماننا تھا وہ اور اور چیزوں کو دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ رحم کرے اور اپنے سچے دین کی حمایت میں وہ تائید دکھلا وے جن سے ان کو رباطنوں کی آنکھیں کھلیں۔ ہم عاجز اور ذلیل بندے کیا حقیقت اور کیا کر سکتے ہیں۔ اگر ہمارے ہاتھوں میں توفیق ایزدی کچھ ہے۔ تو صرف تضرعات ہیں۔ اگر رب العرش تک پہنچ جائیں لیکن دل پر درد کا یہ حال ہے کہ نہ بہشت کے نعماء کے لئے طبیعت کو جوش ہے اور نہ دوزخ کے آلام کی فکر ہے بلکہ دل اور جان اسی تمنا میں غرق ہو رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان بدعات کے داغوں کو...... کی خوبصورت شکل سے دور کرے اور اپنی خاص حمایت اور نصرت سے عظمت اور بزرگی اپنے کلام کی لوگوں پر ظاہر فرماوے۔ آمین"

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ نمبر 606)

بقیہ صفحہ 3 آنحضور ﷺ کا ذکر ہمیشہ بلند رہے گا

فرماتے ہیں:

کہ ایک قوم نے تجھے دیکھا ہے اور ایک امت نے خبر سنی ہے اس بدر کی جس نے مجھے اپنا عاشق بنایا۔

وہ تیرے حسن کی یاد میں بوجہ عشق کے روتے ہیں اور جدائی کی جلن کے دکھ اٹھانے سے بھی روتے ہیں۔

کہ میرا جسم تو شوق غالب سے تیری طرف اڑنا چاہتا ہے اے کاش میرے اندر اڑنے کی طاقت ہوتی۔

(آئینہ کمالات اسلام)

ایک عربی شعر میں آپ فرماتے ہیں:

یا رب صل علیٰ نبیك دائماً
فی ھذہِ الدنیا و بعث ثان

اے ہمارے رب تو محمد رسول اللہ ﷺ پر درود بھیج ہمیشہ ہمیش کے لئے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کی اتباع میں تمام جماعتوں میں محمد رسول اللہ ﷺ کے ذکر کو بلند رکھنے کے لئے سیرۃ النبی ﷺ کے جلسوں کی بنیاد رکھی جو کہ آج بھی قائم ہے اور ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس طرف خصوصی توجہ دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ کے ذکر کو ہمیشہ بلند رکھنے کی توفیق اپنے فضل سے دیتا چلا جائے۔ آمین

مکرم چوہدری عبدالرشید کاہلوں صاحب

میرے بھائی۔ مکرم چوہدری عبدالحمید عابد صاحب

مکرم چوہدری عبدالحمید عابد صاحب ولد چوہدری اللہ بخش صاحب سابق صدر محلّہ دارالصدر شمالی (زراعت ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان و ربوہ)۔ آپ 6/اگست 1944ء کو بمقام محلّہ دارالعلوم قادیان میں پیدا ہوئے۔ پاکستان میں ہجرت کے وقت عمر تین سال تھی۔ محلّہ دارالصدر شمالی کے اطفال اور پھر خدام میں بھرپور حصہ لیتے رہے۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے زیرنگرانی ربوہ کے خدام کا پہرہ داری کا نظام تھا۔ جس میں بھائی نمایاں حصہ لیتے رہے بلکہ ایک دفعہ تو خدام کے کام کو چیک کرنے کے لئے بیرونی آدمی کا روپ دھار کر رات کے وقت خدام کو چیک کرنے کے لئے جا رہے تھے کہ خدام نے بھائی کو شبہ میں پکڑ کر مارنا شروع کر دیا۔ جب پتہ لگا کہ یہ تو ہمارے عبدالحمید صاحب ہیں تو بہت شرمسار ہوئے۔ حضرت میاں صاحب کو پتہ چلا تو آپ نے فوراً بھائی کو ادویات وغیرہ موقع پر دیں یہ واقعہ آپ نے ایک دو تقاریر میں بھی بیان کیا تھا اور بھائی کی بہت تعریف کی تھی۔

ربوہ میں ایف اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے پاکستان ائیرفورس میں ملازمت شروع کی اور پاکستان کے تقریباً ہر ائیرفورس سنٹر میں بطور پرووست خدمات سر انجام دیں۔ 1970-71ء میں اس سلسلہ میں ڈھاکہ میں بھی پاکستان ائیرفورس میں خدمات سرانجام دیں۔ مشرقی پاکستان کے علیحدہ ہونے سے چند یوم پہلے ان کی تبدیلی مغربی پاکستان میں ہوگئی اور قید سے بچ گئے اور پھر 1974ء میں ملازمت چھوڑ دی اور ایک پرائیویٹ کنسٹرکشن کمپنی میں بطور سپروائزر کے ملازمت اختیار کی جو انتہائی محنت لگن اور دیانت داری اور اعلیٰ معیار کے مطابق سرانجام دی۔

ڈیفنس لاہور میں بہت ساری کوٹھیاں آپ کی زیرنگرانی ہی تعمیر ہوئی تھیں۔ 1986ء میں میرا ذاتی مکان واقعہ J بلاک ڈیفنس بھی آپ نے ہی تعمیر کروایا تھا۔ پانچ سال پہلے آپ ملازمت کے سلسلہ میں کراچی گئے ہوئے تھے کہ بھائی پر پہلا دل کا حملہ ہوا جو کہ معمولی تھا۔ پھر 2008ء میں ایک دن جبکہ لاہور ائیر پورٹ کے قریب ایک زیرتعمیر عمارت کی نگرانی کر رہے تھے۔ دل کی تکلیف ہوئی۔ ڈاکٹروں نے فوراً پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی جانے کا مشورہ دیا۔ ٹیسٹوں سے پتہ چلا کہ دل کا کچھ حصہ کمزور ہو چکا ہے۔ جس کا علاج ناممکن ہے۔ تاہم چار سال سے دل کی ادویات تو باقاعدگی سے کھا رہے تھے۔ مگر بہت افسوس کہ آپ کے سالہا سال سے سگریٹ پینے کی وجہ سے آپ کی چھاتی میں کافی انفیکشن ہو گیا تھا جس کی وجہ سے دمہ کی شکایت بھی ہوگئی۔ آخر 17 دسمبر 2012ء کی شام سوا پانچ بجے خالق حقیقی کا بلاوا آ گیا۔

18/دسمبر کو صبح کے وقت ان کے گھر کے سامنے احباب نے کیولری گراؤنڈ میں سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ کی امامت میں نماز جنازہ پڑھی جس میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ پھر ربوہ لے گئے جہاں بعد نماز ظہر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بیت المبارک میں نمازہ جنازہ پڑھائی۔ بعداز تدفین قبرستان عام میں مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

آپ کی طبیعت ہنس مکھ، ملنسار، غمگسار تھی کبھی کسی سے لڑائی جھگڑا یا ترش کلامی نہ کی۔ ایک ہمسایہ نے بتایا کہ میری بیٹی کی شادی پر حمید صاحب نے خود ہی سارے انتظامات کئے اور میرے اصرار کے باوجود اخراجات بھی نہ لئے۔

جب بھی کسی نے مدد کے لئے بلایا۔ فوراً آ گئے۔ غرضیکہ یہ نفع رساں خدمت خلق کرنے والے وجود تھے۔ ہر جگہ ہر ہسپتال میں علاج کروایا گیا مگر ان کی تو عمر ہی اتنی تھی آج بھی میری نظروں میں چھوٹا سا حمید دو سال کی عمر کا قادیان ہمارے مکان میں نظر آ رہا ہے۔

دیانت داری کا ایک واقعہ درج کر رہا ہوں۔ بھائی کو شدید بیماری کے لئے کچھ قیمتی ادویات اور سانس کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک نو پلازر کی ضرورت تھی۔ میں نے کہا کہ میں یہ رقم سب بہن بھائیوں کی مشترکہ اراضی کی آمد سے ادا کر دیتا ہوں۔ مگر آپ نے کہا کہ ایسا نہیں کرنا۔ چنانچہ میں نے خود اپنے پاس سے رقم ادا کر کے خریدا۔ آخر میں احباب سے بھائی کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور حامی و ناصر ہو۔ آمین

مکرم محمود احمد ملک صاحب

مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ کی یاد میں

مکرم خواجہ سرفراز احمد ایڈووکیٹ حاضر جواب بہترین فوجداری وکیل خلافت کے جاں نثار خادم اور سلسلہ کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار اور اس کے بدلہ میں کسی صلہ اور ستائش کی توقع بھی ان کے نزدیک گناہ تھی۔

سلسلہ کے افراد پر جتنے بھی مقدمات بنائے گئے مکرم خواجہ صاحب ان کی پیروی کے لحاظ سے صف اول میں شامل تھے۔ انہیں کسی رسمی اطلاع کی ضرورت نہ تھی۔ انہیں جیسے ہی علم ہوتا خود رضا کارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش کر دیتے۔ ہر تاریخ پر مقررہ وقت سے پہلے ہی کمرہ عدالت میں موجود ہوتے۔ وہ تو جیسے بنے ہی اس کام کے لئے تھے۔

حافظ آباد کے امیر جماعت اور چند دیگر افراد کے خلاف ایک بے بنیاد مقدمہ بنایا گیا۔ مکرم خواجہ صاحب ہر تاریخ پر سیالکوٹ سے حافظ آباد تشریف لے جاتے ان دنوں گوجرانوالہ اور حافظ آباد کے درمیان سنگل سڑک ہوا کرتی تھی اور سفر کافی دشوار تھا۔ ایک مرتبہ خاکسار نے باتوں باتوں میں پوچھا کہ آپ اتنا لمبا سفر کر کے عدالت پہنچتے ہیں اور جاتے ہی آپ کو علم ہوتا ہے مقدمہ کا التواء ہو گیا ہے تو آپ کے احساسات کیا ہوتے ہیں۔ حسب معمول دلفریب مسکراہٹ سے بولے کہ میں تو اس وقت خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے خدمت کا ایک اور موقع مجھے عطا کیا ہے۔

خاکسار کے خلاف کلمہ طیبہ کے تین مقدمات درج ہوئے تھے جتنے سال بھی چلتے رہے مکرم خواجہ صاحب ہر تاریخ پر وقت کی پابندی کے ساتھ گوجرانوالہ آتے رہے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کبھی مجھے یاد دہانی کی ضرورت محسوس ہوئی ہو۔ ایک مرتبہ خاکسار کے گھر پر تشریف لائے۔ وہاں میں نے ان سے پوچھا کہ آپ سلسلہ کے مقدمات کے سلسلہ میں عموماً شہر سے باہر رہتے ہیں تو کیا اس کا آپ کی وکالت پر کوئی منفی اثر تو نہیں پڑتا۔ یہ سن کر ان کا چہرہ سرخ ہو گیا اور وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے کہ میں سلسلہ کی خاطر جاؤں اور میرا نقصان ہو جائے یہ کیسے ممکن ہے میرے شہر سے باہر ہونے کی صورت میں میرے سائل آٹھ آٹھ دن فیس اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے میرے دفتر میں انتظار کرتے رہتے ہیں۔

23 مارچ 1988ء کو تلونڈی موسیٰ خان گوجرانوالہ میں ایک جلسہ سے مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب نے خطاب کیا جس کے نتیجہ میں 9 دوسرے مقامی احباب کے ساتھ ان پر بھی 295/c کا مقدمہ بنا دیا گیا۔ اس کا Trial کافی دیر تک چلتا رہا اور اس مقدمہ کے دوران خاکسار کو ان کی معاونت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ ان کا استدلال انتہائی خوبصورت اور مدلل ہوا کرتا تھا۔ وہ جس عدالت میں بھی پیش ہوئے عدالت کا رویہ ان کے ساتھ دوستانہ رہتا تھا۔ وہ نہایت ہی مختصر اور To the point بحث کیا کرتے تھے۔ وہ جب اپنا کیس پیش کرتے تو میں نے کسی بھی جج کو ان کو ٹوکتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ایسا بھی ہوتا کہ خواجہ صاحب کی بحث کے بعد جج فریق مخالف کو تقریر کی دعوت دیتا تو وہ معذرت کر لیتا اور کہتا کہ مکرم خواجہ صاحب نے ان کے تمام ممکنہ اعتراضات کو Deal کر لیا ہے اور اب ان کے پاس کہنے کو کچھ نہیں رہا۔

مکرم خواجہ صاحب عاجزی اور انکساری کا پیکر تھے کبھی اپنے کام کا کسی پر احسان نہیں دھرا بلکہ وہ تو جیسے کام کر کے بھول جاتے تھے۔ خواجہ صاحب کی درویشانہ زندگی کا یہ عالم تھا اتنا بھرپور شیڈیول ہونے کے باوجود ان کے پاس کوئی ذاتی سواری نہ تھی۔ جب بھی خواجہ صاحب جماعتی مقدمات کے سلسلہ میں گوجرانوالہ تشریف لاتے تو واپسی پر خاکسار ان سے درخواست کرتا کہ وہ انہیں لاہور یا سیالکوٹ جہاں بھی جانا ہو اپنی گاڑی پر چھوڑ آتا ہے تو وہ اپنی مخصوص ادا سے فرماتے کہ تمہاری یہ گاڑی لاکھ ڈیڑھ لاکھ کی ہو گی۔ میں 20 لاکھ والی گاڑی پر سفر کروں گا مراد ان کی فلائنگ کوچ تھی۔ مجبوراً میں انہیں لاری اڈہ پر چھوڑ آتا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو مکرم خواجہ صاحب سے ان کی خدمات کی وجہ سے خاص انس اور لگاؤ تھا۔ 1984ء میں لندن روانگی سے پہلے حضور نے جن اکابرین کو مشورہ کے لئے ربوہ طلب کیا تھا مکرم خواجہ صاحب ان میں سے ایک تھے، وداع کے موقعہ پر حضور نے معانقہ کے بعد کلائی کی RADO گھڑی اتار کر مکرم خواجہ صاحب کو دے دی۔ خواجہ صاحب نے بعد میں ذکر کیا کہ وہ گھڑی ان کے لئے مسئلہ بن گئی کیونکہ وہ کیسے اس گھڑی کو اپنی کلائی پر پہن لیں جو خلیفۂ وقت کی کلائی کے لئے مخصوص تھی اور جب وہ گھڑی کو اتارتے تو وہ بند ہو جاتی۔ لیکن اس گھڑی کو خواجہ صاحب اپنی جان سے عزیز رکھتے تھے۔ خواجہ صاحب کو دل کی تکلیف تھی اور ڈاکٹروں نے بائی پاس تجویز کیا تھا مگر وہ جماعتی مصروفیات کی وجہ سے اسے ملتوی کرتے جاتے تھے۔ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ نے ان کو کئی مرتبہ اس طرف توجہ دلائی لیکن وہ ہمیشہ یہ کہہ کر ٹال دیتے کہ بس یہ جماعت کے اہم کیس ختم کر کے کروالیں گے۔ لیکن جب آپریشن کا ارادہ کیا تو بہت دیر ہو چکی تھی اس وقت اوپر سے طلبی کا پروانہ آگیا اور سلسلہ کا یہ خادم انتہائی کامیاب زندگی گزارنے کے بعد اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے اور دین کا دنیا پر مقدم رکھنے کا عملی نمونہ دکھلا گئے۔ ع

بستی کتنی دور بسا لی دل میں بسنے والوں نے

سیالکوٹ میں اعلیٰ عدلیہ کے ایک غیر احمدی جج صاحب فرما رہے تھے کہ آپ کو اندازہ نہیں آپ کی کمیونٹی کا آج کتنا بڑا نقصان ہو گیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم خواجہ صاحب کو اعلیٰ درجات عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا ہو۔ آمین

آب بقا

خلافت کی جس کو بھی خلعت ملی ہے
بہت باوفا اس کو ملت ملی ہے

خلافت کے سائے میں جو بھی پلا ہے
اسے دین و دنیا کی ثروت ملی ہے

بھرو جھولیاں اس کے فیضان سے تم
تمہیں دو جہاں کی یہ نعمت ملی ہے

خلافت سے پی لے جو الفت کے ساغر
اسے مامتا کی سی شفقت ملی ہے

دعائیں بھی اس کی ہیں آبِ بقا سی
اسے اذنِ ربی سے نصرت ملی ہے

خلافت ہے جس کی بھی روحِ تمنا
اسے زندگی بھر کی دولت ملی ہے

خلافت ہے تاریکیوں میں اُجالا
اسے نورِ حق سے ہی رفعت ملی ہے

خلافت ہے ہم پہ اک احسانِ باری
جماعت کو اس سے ہی وحدت ملی ہے

بہت اپنی قسمت پہ نازاں ہوں میں بھی
کہ دو پل مجھے ان کی قربت ملی ہے

اب آؤ کریں شکرِ ربی ادا ہم
ہمیں اس سے ہر ایک برکت ملی ہے

اعظم نوید

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

7 مارچ 2013ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	فقہی مسائل
1:55 am	کڈز ٹائم
2:30 am	میدان عمل کی کہانی
3:25 am	خطبہ جمعہ
4:20 am	انتخاب سخن
5:25 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:00 am	تلاوت قرآن کریم
6:10 am	الترتیل
6:40 am	افتتاح بیت الواحد فیلتھم
7:40 am	فقہی مسائل
8:05 am	مشاعرہ
8:10 am	فیتھ میٹرز
10:20 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55pm	اختتامی اجلاس جلسہ سالانہ امریکہ 2012ء
1:10 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:15 pm	ترجمۃ القرآن
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	پشتو سروس
5:25 pm	تلاوت قرآن کریم
5:40 pm	یسرنا القرآن
6:10 pm	خطبہ جمعہ
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:15 pm	مذاکرہ
8:50 pm	سیرت النبی ﷺ
9:20 pm	فارسی پروگرام
9:55 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:00pm	یسرنا القرآن
11:15pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30pm	الحوار المباشر LIVE

8 مارچ 2013ء

1:50 am	ترجمۃ القرآن
2:55 am	مذاکرہ
3:35 am	سچائی کا نور
4:40 am	شمائل نبوی
5:20 am	عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت
5:50 am	درس حدیث
6:10 am	یسرنا القرآن
6:40 am	جلسہ امریکہ 2012ء
8:00 am	جاپانی سروس
8:20 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:20 am	مذاکرہ
9:40 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	یورپین پارلیمنٹ سے خطاب
12:45 pm	سرائیکی سروس
1:15 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	فقہی مسائل
4:40 pm	تلاوت
5:05 pm	شمائل نبوی
6:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
7:15 pm	یسرنا القرآن
7:45 pm	بنگالی سروس
8:50 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
9:20 pm	خطبہ جمعہ نشر مکرر
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر LIVE

9 مارچ 2013ء

2:00 am	خطبہ جمعہ نشر مکرر
3:15 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت
5:45 am	یسرنا القرآن
6:30 am	یورپین پارلیمنٹ سے خطاب
7:15 am	خطبہ جمعہ 8 مارچ 2013ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت
11:15 am	الترتیل
11:45 am	جلسہ سالانہ برطانیہ افتتاحی خطاب 24 جولائی 2009ء
12:50 pm	جماعتی خبریں
1:20 pm	سوال وجواب
2:40 pm	انڈونیشین سروس
3:40 pm	خطبہ جمعہ 8 مارچ 2013ء
4:40 pm	تلاوت
5:05 pm	سٹوری ٹائم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن LIVE
7:05 pm	بنگالی پروگرام
8:10 pm	ڈاکومنٹری (الیگزنڈر ڈوئی)
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر LIVE

10 مارچ 2013ء

1:35 am	جماعتی خبریں
2:05 am	راہ ہدیٰ
3:40 am	سٹوری ٹائم
4:05 am	خطبہ جمعہ نشر مکرر
5:20 am	عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت
5:50 am	الترتیل
6:20 am	جلسہ سالانہ برطانیہ افتتاحی خطاب 24 جولائی 2009ء
7:25 am	سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ 8 مارچ 2013ء
8:55 am	ڈاکومنٹری (الیگزنڈر ڈوئی)
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت
11:10 am	یسرنا القرآن
11:40 am	گلشن وقف نو
12:55 pm	فیتھ میٹرز
1:45 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سپینش سروس
5:10 pm	تلاوت
5:25 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ نشر مکرر
7:10 pm	بنگالی سروس
8:30 pm	کسوٹی
9:20 pm	سیرت مسیح موعود
10:00 pm	سچائی کا نور LIVE
11:05 pm	تلاوت
11:30 pm	الحوار المباشر (LIVE)

11 مارچ 2013ء

1:40 am	برفباری میں زندگی
2:20 am	ایک سکول کی سیر
3:00 am	خطبہ جمعہ نشر مکرر
4:05 am	سوال وجواب
5:20 am	عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت
6:10 am	یسرنا القرآن
6:45 am	گلشن وقف نو
8:10 am	برفباری میں زندگی
8:40 am	خطبہ جمعہ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت۔ درس سیرۃ النبیؐ
11:35 am	الترتیل
12:00 pm	یورپین پارلیمنٹ سے خطاب 4 دسمبر 2012ء
1:00 pm	جماعتی خبریں
1:30 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
2:00 pm	فرنچ لوگوں سے ملاقات
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2012ء
4:30 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
5:05 pm	تلاوت
5:20 pm	ان سائیٹ
5:45 pm	الترتیل
6:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 مئی 2007ء
7:00 pm	بنگالی پروگرام
8:05 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2012ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	یورپین پارلیمنٹ سے خطاب 4 دسمبر 2012ء

12 مارچ 2013ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ
3:55 am	جلسہ سالانہ قادیان 2012ء
5:05 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت
5:30 am	ان سائیٹ
5:55 am	الترتیل
6:20 am	یورپین پارلیمنٹ سے خطاب 4 دسمبر 2012ء
7:15 am	کڈز ٹائم
8:00 am	خطبہ جمعہ
8:55 am	جلسہ سالانہ قادیان 2012ء
9:25 am	خلافت۔ سال بہ سال
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	جلسہ سالانہ قادیان افتتاحی خطاب 28 دسمبر 2009ء
1:05 pm	ان سائیٹ
1:30 pm	آئل پینٹنگ
2:00 pm	سوال وجواب
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	سندھی سروس
5:15 pm	تلاوت

5:30 pm یسرنا القرآن
6:00 pm ریئل ٹاک
7:00 pm بنگالی پروگرام
8:00 pm سپینش سروس
8:55 pm علم الابدان
9:30 pm سیرت النبیؐ
10:00 pm فرنچ پروگرام
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm جلسہ سالانہ قادیان 2009ء اختتامی تقریب

13 مارچ 2013ء

12:30 am عربی سروس
1:30 am ان سائیٹ
2:00 am علم الابدان
2:30 am آئل پینٹنگ
3:15 am سیرت النبیؐ
3:55 am سوال وجواب
5:10 am عالمی خبریں
5:25 am تلاوت ودرس حدیث
5:50 am یسرنا القرآن
6:30 am جلسہ سالانہ قادیان 2009ء
7:35 am فرنچ پروگرام
8:00 am آئل پینٹنگ
8:30 am علم الابدان
9:00 am سیرت النبیؐ
9:40 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت
11:30 am الترتیل
11:55 am جلسہ سالانہ قادیان 2009ء
1:00 pm ریئل ٹاک
2:00 pm سوال وجواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
3:55 pm سواحیلی سروس
4:50 pm تلاوت ودرس
5:20 pm الترتیل
5:45 pm خطبہ جمعہ یکم جون 2007ء
6:50 pm بنگالی سروس
7:55 pm فقہی مسائل
8:20 pm کڈز ٹائم
8:55 pm فیتھ میٹرز
9:55 pm میدان عمل کی کہانی
10:30 pm الترتیل
10:55 pm عالمی خبریں
11:15 pm جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

ربوہ میں طلوع وغروب 28۔فروری	
طلوع فجر	5:11
طلوع آفتاب	6:35
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	6:07

نماز جنازہ

❁ مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ریاض احمد ساہی صاحب مؤرخہ 26 فروری 2013ء کو رات ساڑھے دس بجے طاہر ہارٹ ربوہ میں وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ مؤرخہ 28 فروری کو صبح 8:15 بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ادا کی جائے گی۔ اور اس کے بعد جنازہ تدفین کیلئے ڈسکہ لے جایا جائے گا۔ اور ایک بجے تدفین ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے، مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت سیکیورٹی گارڈز

❁ جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد کو ایک عدد سیکیورٹی گارڈز کی ضرورت ہے۔ فیصل آباد کے رہائشی ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ رہائش کا انتظام ہو گا۔ ضرورت مند افراد صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ رابطہ کریں۔

فون نمبر: 0321-7602222

(صدر سیکیورٹی کمیٹی ضلع فیصل آباد)

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

FR-10

Every piece a masterpiece

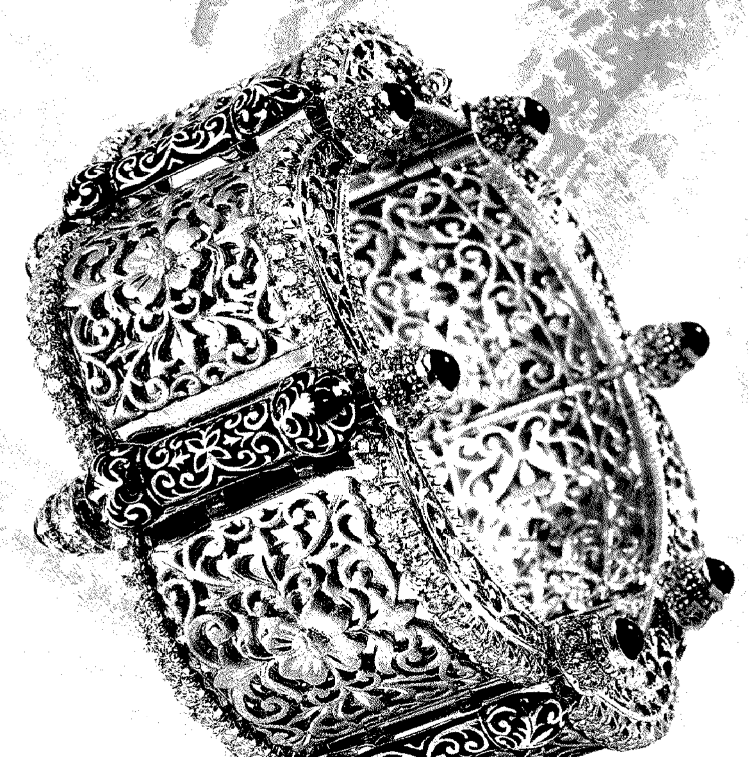

Ar-Raheem Jewellers - a name synonymous with fine jewellery in terms of design, innovation, exceptional creativity and extraordinary productive skills.

We are always inclined to create hand-crafted masterpiece jewellery that is unique and different. We bring you designs those are perfect to the minute details by the exteremly skilled craftmen.

This new masterpiece, conceived from Mughal era art, is one example of our craftmanship, creativity and innovation.

Be sure that we understand your taste, quality conciousness and individual style.

Ar-Raheem Jewellers

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block-8, Clifton, Karachi.